ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی ؒ

ابوالفضل بیہقی ۳۸۵ھ بمطابق ۹۶۴ء میں نیشا پور کے قصبے "بیہق" میں پیدا ہوئے۔ نیشا پور سے علوم وفنون کی تحصیل کی اور پھر سلطان محمود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ ایک طویل عرصہ غزنوی سلاطین کی ملازمت میں رہے۔ بعد میں ملازمت چھوڑ دی اور باقی زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی۔

بیہقی کی شہرۂ آفاق تصنیف "تاریخِ آلِ سبکتگین" ہے، جسے "تاریخ مسعودی" یا "تاریخ بیہقی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب، فارسی کی اہم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب تھی، مگر اس کا بہت سا حصّہ ضائع ہو گیا ہے۔ جو حصّہ باقی رہ گیا ہے وہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کے دَورِ حکومت کے دس برسوں کے احوال پر مشتمل ہے۔

تقریباً ایک ہزار سال پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب، فارسی نثر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا اُسلوبِ تحریر مجموعی طور پر سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں ادبی اندازِ نگارش بھی استعمال کیا ہے۔ "تاریخِ بیہقی" میں بڑے فطری انداز میں واقعات کا بیان ملتا ہے جنھیں پڑھ کر وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے مجسّم ہوجاتا ہے۔ کتاب کو دلچسپ بنانے کے لیے افسانوی اور ڈرامائی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے اور سبق آموز حکایات بھی دی گئی ہیں۔

☆☆☆

امیر عادل سبکتگین و آهویِ مادّه

امیر سبکتگین که با من، شبی اَحوال و اَسرارِ خویش باز می نمود: گفت:"پیشتر از آن که من به غزنین اُفتادم، یك رُوز بر نشستم نزدیك نمازِ دیگر، وبه صحرا رفتم- یك اَسب داشتم- سخت دَونده بود- چنانکه هر صیدی که پیش من آمدی، باز نرفتی- آهویی دیدم مادّه وبچّه با وی. اسب را بر انگیختم. بچّه ازمادر جُدا ماند- بگرفتمش- برزین نهادم وباز گشتم-

رُوز نزدیكِ نمازِ شام رسیده بود- چون لختی براندم، آوازی به گوشِ من آمد- بازنگریستم- مادرِ بچّه بود که بر اَثر من می آمدوغریومی کرد- اسپ برانیدم به طَمع آن که مگروی نیز گرفته آید- بتاختم- چون باد، از پیشِ من برفت- باز گشتم- دوسه بار همچنین اُفتاد- این بیچاره می آمد ومی نالید،تا نزدیكِ شهر رسیدم- مادرش نالان نالان می آمد- دِلم سُوخت- با خود گفتم:"از این آهوبَرّه چه خواهد آمد؟براین مادر مهربان رحمت باید کرد!"

بچّة را به صحرا اندا ختم-سوی مادر بِدَ وِید وهر دو غَرِیو کردندد برفتند سُویِ دشت- من به خانهِ رسیدم- شب تاریك شدِه بود- اسبم بی جو بمانده- سخت تنگ دل شدم- چون غمناکی درو ثاق بخفتم-به خواب دیدم پیر مردی راکه مَرامی گفت"یا سبکتگین!بدانکه آن بخشایش که برآن آهویِ مادّه کردی وآن بچکک بدو دادی، ماشهری را که آن را غزنین گویند، به تو و فرزندانِ تو بخشیدیم- من رسولِ آفرید گارم!"

من بیدار شدم وقوی دل گشتم وهمیشهِ ازاین خواب همی اندیشیدم واینك بدین درجه رسیدم-

تاریخ بیهقی

فرہنگ

بازمی نمود : (باز نمودن : بیان کرنا۔ فعل ماضی استمرادی) وہ بیان کررہا تھا۔

بَرنشستم : بر(اسب) نشستم، میں گھوڑے پر سوار ہوا۔

بہ غزنین افتادم : غزنی آنے کا اتفاق ہوا۔

نمازِ دیگر : نمازِ عصر۔

سخت دَونده : تیز رفتار(دویدن مصدر (دو ز) ......دو+نده: اسم فاعل)

صید : شکار۔

آمدی : می آمد: آتا تھا، قدیم نثر میں ماضی استمراری اس طرح ہوتی تھی۔(آمد+ی)

باز نرفتی : باز نمی رفت: واپس نہیں جاتا تھا۔

برانگیختم : (برانگیختن: بھڑکانا) میں نے دوڑایا، فعل ماضی مطلق۔

بگرفتمش : (بہ+گرفت+م+ش) میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

بر اثرِ من : میرے پیچھے پیچھے۔

غریومی کرد : ماضی استمراری، وہ غرّا رہی تھی، وہ آہ وفریاد کر رہی تھی۔

برگردانیدم : (برگردنیدن: لوٹانا،موڑنا) میں نے واپس موڑا۔ فعل ماضی مطلق۔

گرفتہ آید : پکڑی جائے۔

بِتاختم : (تاختن: حملہ کرنا، پیچھا کرنا) میں نے حملہ کیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

ہمچین اُفتاد : ہمچنین اتفاق افتاد: اسی طرح اتفاق ہوا۔

نا لان نالان : (نالیدن: رونا......نال+ان) روتی روتی۔

دلم سُوخت : میرا دل پسیجا، مجھے رحم آیا۔

آھوبرہ : ہرنی کا بچّہ۔

رحمت باید کرد : رحم کرنا چاہیے۔

تنگدل : افسردہ، آزردہ، دل گرفتہ۔

وثاق : کُٹیا، گھر

پیر مردی : ایک بوڑھا آدمی۔

بچّکک : (بچہ+ک)بچۂ کوچک، چھوٹا بچہ۔

آفرید گار : پیدا کرنے والا، خدا۔

تمرین

۱۔ امیر سبکتگین بہ کجا رفت؟

۲۔ امیر سبکتگین در صحرا چہ کرد؟

۳۔ وقتی بچہ آھورا گرفت،مادرش چہ کرد؟

۴۔ چرا بچّہ رارھا کرد؟

۵۔ امیر سبکتگین چہ کسی رادر خواب دیدہ بود؟

۶۔ "آمدن" اور"رفتن" سے ماضی مطلق کی گردان کیجیے۔

۷۔ نشستند، دید ید،راندیم،گفتم، کرد کو جملوں میں استعمال کریں۔

۸۔ مندرجہ ذیل جملوں کا فارسی ترجمہ کیجیے۔

۱۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔

۲۔ میں نے ایک ھرنی دیکھی۔

۳۔ ایک آواز میرے کان میں پڑی۔

۴۔ اُس کی ماں میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

۵۔ میں صبح سات بجے بیدار ہوا۔

☆☆☆